تاثرات

ستمبر ۱۹۶۹ء میں مراکش کے دارالسلطنت رباط میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی پہلی کانفرنس کا انعقاد تاریخِ اسلام کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ یہ کانفرنس درحقیقت اس احساس کا نتیجہ تھی کہ بعض طاقتوں کے سامراجی مقاصد اور یہودی جارحیت کی وجہ سے اسلامی دنیا، بالخصوص عرب ممالک کو جن مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا ایک اہم اور بنیادی سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں نے جو ایک عالمگیر اُمت ہیں، قومیت اور وطنیت جیسے افتراق و انتشار پیدا کرنے والے مغربی تصورات پر عمل پیرا ہو کر اپنی اجتماعی قوت کو منتشر اور پارہ پارہ کر دیا ہے اور اب ان مشکلات کا مقابلہ کرنے اور ان پر غالب آنے کی واحد صورت یہی ہے کہ اسلامی ممالک اتحاد و اخوتِ اسلامی کے رشتہ کو پھر مستحکم بنائیں اور باہم متحد و متفق ہو کر ہر جہتی فلاح و ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوں۔

اس کانفرنس کے انعقاد سے اسلامی تاریخ میں ایک نئے اور روشن باب کا آغاز ہوا ہے کیونکہ اس میں ایسے اہم فیصلے کیے گئے جن کی بنا پر اسلامی ممالک کی موثر تنظیم قائم ہو گئی اور باہمی اتحاد و تعاون کے منصوبوں پر عمل کیا جانے لگا۔ کانفرنس کا ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ اسلامی ممالک اقتصادی، سائنسی اور ثقافتی شعبوں میں تعاون کریں اور ان کو ترقی دینے کی مؤثر عملی تدابیر اختیار کی جائیں۔ چنانچہ اس فیصلے کے مطابق دسمبر ۱۹۷۰ء میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس کراچی میں ہوئی۔ اس میں اسلامی ترقیاتی بینک قائم کرنے کا منصوبہ پیش کیا گیا جس پر غور کرنے کے بعد ایک کمیٹی مقرر کی گئی تاکہ اس منصوبہ کو عملی شکل دینے کی تجاویز مرتب کرے۔

فروری ۱۹۷۴ء میں مسلمان سربراہوں کی دوسری کانفرنس لاہور میں ہوئی جس کے اختتام پر اعلانِ لاہور جاری کیا گیا جسے اسلامی دنیا کی حیاتِ نو کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی اہمیت حاصل ہے اس کانفرنس میں اسلامی ممالک میں غربت، بیماری اور جہالت کے انسداد اور ان کی اقتصادی ترقی و خوشحالی کی تجاویز مرتب کرنے کے لیے ماہرین اقتصادیات کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی نے جون ۱۹۷۴ء میں کوالالمپور میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں اپنی تجاویز پیش کیں

جن میں اسلامی ترقیاتی بینک کا منشور بھی شامل تھا۔ اس سلسلہ میں یہ طے کیا گیا کہ اسلامی ملکوں کے وزرائے مالیات کی کانفرنس میں اس منشور کو بغرض منظوری پیش کیا جائے اور اس کے مطابق اسلامی ترقیاتی بینک کا قیام عمل میں آئے۔

وزرائے مالیات کی پانچ روزہ کانفرنس ۱۰ اگست ۷۴ء کو جدہ میں شروع ہوئی جس میں شریک پچیس ملکوں نے مجوزہ اسلامی ترقیاتی بینک کا منشور منظور کر لیا اور اسلامی دنیا کی اقتصادی فلاح و ترقی اور اشتراک و تعاون کی راہ ہموار ہو گئی۔ یہ بینک اپنی نوعیت کا خاص بینک ہو گا جس کے کاروبار میں اسلامی شریعت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ چنانچہ بینک جو قرضے دے گا ان پر سود نہیں لے گا اور انتظامی مصارف کے لیے سروس فیس کی شکل میں ایک برائے نام رقم لیا کرے گا۔ اسلامی ملکوں میں اقتصادی و مالیاتی نظام اور بینکاری کو شریعت کے مطابق بنانے کی غرض سے تحقیقات کے لئے بھی بینک سہولتیں فراہم کرے گا۔ اس بینک کا مقصد اسلامی جذبۂ اخوت کے مطابق اسلامی ملکوں اور مسلمانوں کی فلاح و ترقی میں مدد کرنا اور ان میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ اس لیے یہ بینک اقتصادی مفادات میں اشتراک و ہم آہنگی پیدا کرنے کی موثر تدابیر پر عمل کرے گا۔ ترقیاتی منصوبوں اور قدرتی وسائل کی تلاش کے لیے قرضے دینے کے علاوہ مشترکہ سرمایہ کاری بھی کرے گا۔ خارجی تجارت کی توسیع و ترقی میں مدد دے گا۔ ضرورت مند اسلامی ملکوں کو فنی امداد فراہم کرے گا۔ خاص مقاصد کے لیے خصوصی فنڈ قائم کرے گا اور ان مقاصد کے لیے غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کو بھی امداد دے گا۔

بینک کا منظور شدہ سرمایہ دو ارب اسلامی دینار ہے۔ اسلامی دینار ڈالر کے مساوی ہو گا اور اس کی حیثیت اسلامی ممالک کے مشترکہ سکہ کی ہو گی۔ منظور شدہ سرمایہ دس ہزار اسلامی دینار کے دو لاکھ حصص میں منقسم ہو گا جو بینک کے رکن اسلامی ممالک خرید سکیں گے۔ ادا شدہ سرمایہ ایک لاکھ اسلامی دینار مقرر کیا گیا ہے۔ بینک کا مالی سال ہجری سن ہو گا اور اس کی زبان عربی ہو گی لیکن کاروباری اغراض کے پیش نظر انگریزی اور فرانسیسی بھی استعمال کی جائیں گی۔ اسلامی دینار میں شرح تبادلہ کا تعین یہ بینک بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مشورہ سے کرے گا۔ اسلامی کانفرنس کے رکن ممالک بینک کے رکن بن سکیں گے اور کانفرنس سے علیحدگی بینک کی رکنیت سے علیحدگی کا نوٹس متصور ہو گی۔ بینک کا ایک بورڈ آف گورنرز ہو گا جس میں ہر ممبر ملک کو نمائندگی دی جائے گی۔ اور دس ممبروں پر مشتمل ایک بورڈ آف اگزیکٹو ڈائرکٹرز ہو گا

(باقی صفحہ ۲۰ پر)